سوال

(263) وقف شدہ اراضی کی شرعاً تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دو عورتوں سے نکاح کیا لیکن کسی سے اولاد نہیں ہوئی، سوئے اتفاق سے اس نے دونوں کو طلاق دے دی، اس کی دکانیں اور مکان ہے اس کا کہنا ہے کہ زندگی بھر میں اس مکان میں رہائش رکھوں گا اور دکانوں کا کرایہ وصول کروں گا اس کے بعد کسی مدرسہ یا مسجد کے لئے وقف ہوں گی جبکہ اس کے بھائی اور بہنیں بقید حیات ہیں، کیا شرعاً وہ ایسا کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کا اپنی بیویوں کو اس بنا پر طلاق دینا تو صحیح نہیں ہے کہ ان سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی کیونکہ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں بلکہ ایسے معاملات سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں ۔ اس کا زندگی کے بعد کل ترکہ (مکان ودکانات) کا وقف کرنا بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے ۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں ایک مالدار آدمی ہوں اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا ''نہیں'' انہوں نے دوبارہ عرض کیا کہ میں اپنے مال کا نصف خیرات کردوں، آپ نے فرمایا: ''نہیں'' انہوں نے تیسری مرتبہ عرض کیا تو کہا میں ایک تہائی مال صدقہ کرسکتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہاں، ایک تہائی صدقہ کرسکتے ہو، مگر ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے تیرا اپنے ورثا کو غنی چھوڑ جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں وہ انہیں دیں یا نہ دیں۔'' [صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۱۲۵۹]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کاش! لوگ وصیت کو ثلث سے ربع تک کم کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ثلث بھی بہت زیادہ ہے ۔ [صحیح بخاری، الوصایا: ۲۷۴۳]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)